السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے ذمہ کچھ رقم واجب الادا ہے اوراب وہ اس قدر خستہ حال ہوچکا ہے کہ کسی صورت میں رقم ادا نہیں کرسکتا رقم لینے والا اپنی طرف سے زکوٰۃ کی مد سے کچھ رقم اسے دے دیتا ہے زکوٰۃ دینے کے بعد وہ آدمی خود یا اس کا کوئی عزیز مفلوک الحال آدمی سے اصل واجب الادا رقم کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے اوروہ اسے رقم واپس کردیتا ہے قرآن وحدیث کی رو سے ان کا اس طرح لین دین کرنا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ صورت مسئولہ میں اگرنادہندہ آدمی واقعی اس قدر مفلوک الحال ہوچکا ہے کہ وہ زکوٰۃ کا حقدار ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے گی، پھر واجب الادا رقم کی واپسی کا مطالبہ اوراس کی واپسی بھی صحیح اور جائز ہے، اگرنادہندہ انسان مستحق زکوٰۃ نہیں ہے تو اس صورت میں نہ زکوٰۃ ادا ہوگی اورنہ ہی اس کی واپسی کو درست قرار دیا جائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے محض حیلہ گری کے ذریعے اپنی رقم نکالی گئی تصور ہوگی کیونکہ جسے زکوٰۃ دی گئی ہے وہ سرے سے زکوٰۃ کا مستحق ہی نہیں تھا اگرچہ پہلی صورت میں بھی حیلہ کیا گیا ہے لیکن وہ جائز حیلہ ہے جس کا قرآن وحدیث سے ثبوت ملتا ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

[اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کےلئے تدبیر کی۔ ‘‘ [۱۲/یوسف:۷٦‘‘

اس میں یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کےلئے دوسرے بھائیوں کے سامان میں پیالہ رکھنا مراد ہے۔ اس آیت کریمہ سے مذکورہ حیلے کا جواز ملتا ہے، اس کے برعکس دوسری صورت میں جو حیلہ کیا گیا ہے، وہ ناجائز اور حرام ہے کیونکہ اس کے ذریعے ایک غیر مستحق کو حقدار ٹھہرا کر اسے زکوٰۃ دی گئی تاکہ اپنی سوختہ رقم برآمد کی جاسکے، لہٰذا جس حیلہ کے ذریعے کوئی حلال چیز حرام یا کوئی حرام چیز حلال ہوجائے وہ ناجائز ہوگا۔

مختصر یہ ہے کہ رقم نادہندہ مفلوک الحال کو زکوٰۃ دے کر اپنی رقم کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اوراس طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہوجائے گی۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:219